کے فرق کو "تحریف فی القرآن" قرار دے دیا۔ موصوف سہو کاتب اور تحریف میں بنیادی فرق کو بھی ملحوظ نہ رکھ سکے۔ انہوں نے تمام مطابع اور تمام کمپنیوں کے مطبوعہ نسخہ ہائے قرآن کو محرف قرار دے دیا۔ یہ بات ملکی پریس میں گئی۔ سرکاری اداروں کو امن سے نہیں' سکون سے دلچسپی ہوتی ہے۔ وزارتِ مذہبی امور نے مصلحت اسی میں دیکھی کہ قرآن پاک شائع کرنے والی تمام کمپنیوں پر پابندی عائد کر دی۔ اب پاکستان میں قرآن کو چھاپنا' شائع کرنا آسان کام نہیں رہا۔ اگر حافظ صاحب کے انتباہ کو ۱۹۸۵ء میں پذیرائی دی جاتی تو نوبت یہاں تک نہ پہنچتی۔

حافظ صاحب قلم اور کتاب کے آدمی تھے۔ دونوں کا ساتھ مرتے دم تک نہ چھوڑا۔ قرآن اور متعلقاتِ قرآن حافظ صاحب کا من پسند موضوع تھا۔ قرآن مجید کی حقانیت و حفاظت کے بارے میں مستشرقین جو نئی نئی باتیں گھڑتے رہتے تھے' حافظ صاحب ان کا تعاقب کرتے تھے۔ وہ ہمیشہ اس ٹوہ میں رہتے کہ مستشرقین اور نام نہاد محقق قرآن پر کیا کیا اعتراضات کرتے ہیں اور تحقیق کے نام پر کہاں کہاں نیش زنی کرتے ہیں۔ اس حوالے سے یورپ سے آنے والی ہر نئی کتاب کی تلاش میں رہتے۔ اعتراضات کو پڑھتے' کھنگالتے اور پھر اس کے جوابات بھی لکھتے تھے۔ اس معاملے میں وہ اتنے باریک بین واقع ہوئے تھے کہ ان کی نگاہیں ہمیشہ تہہ تک پہنچتی تھیں اور وہ مستشرقین کے اصل مقاصد کا بھانڈا چوراہے میں پھوڑتے۔ اس حوالے سے انہوں نے ایک مضمون بعنوان "صلیبیوں اور صہیونیوں کی قرآن دشمنی" اپنے انتقال سے چند ماہ پیشتر ہی سپردِ قلم کیا۔ غالباً یہ مفصل مضمون ان کی زندگی کی آخری تحریر ہے۔ اس مضمون کی ایک ہی قسط ماہنامہ "حکمت قرآن" اور ماہنامہ "التجوید" میں شائع ہوئی۔

حافظ احمد یار مرحوم آخری ایام میں "لغات واعراب قرآن" کے عنوان سے قرآن کی تفسیر لکھ رہے تھے کہ وقتِ اجل آن پہنچا۔ آپ کی یہ تفسیر ماہنامہ "حکمت قرآن" میں بالاقساط قریباً دس برس تک (۱۹۸۹ء تا ۱۹۹۸ء) شائع ہوتی رہی۔ آپ ابھی ۱۱۰ آیات ہی پر پہنچے تھے کہ موت نے یہ علمی سلسلہ منقطع کر دیا۔

ہماری دانست میں اس موضوع پر اس کام کی تکمیل کرنے والا اب کوئی شخص نہیں ہے' کیونکہ اس موضوع کے حوالے سے حافظ احمد یار صاحب کے اس کام کو پایۂ تکمیل تک لے

(باقی صفحہ 63 پر)

تعارف وتبصرہ

تبصرہ نگار: پروفیسر محمد یونس جنجوعہ

(۱)

نام کتابچہ : اُمت مسلمہ کے موجودہ مسائل اوران کا حل (سیرتِ طیبہ کی روشنی میں)
مصنف : ڈاکٹر صہیب حسن
ضخامت : 36 صفحات ۔ قیمت : درج نہیں
ناشر: جمعیت اہل حدیث لندن
Masjid Al-Tawhid, 80 High Road, Leyton,
London E15 2BP

ڈاکٹر صہیب حسن ممتاز عالمِ دین ہیں اور مولانا عبدالغفار حسن حفظہ اللہ کے فرزند ارجمند ہیں۔ زیرِ تبصرہ کتابچہ دراصل ان کا ایک مقالہ ہے' جو بہاولپور اسلامی یونیورسٹی میں ۲۰۰۴ء میں ہونے والی سالانہ کانفرنس کے لئے تحریر کیا گیا تھا۔

دورِ حاضر میں اُمت مسلمہ جس زبوں حالی میں مبتلا اور مسائل سے دوچار ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ ہر دردمند مسلمان اس صورت حال سے پریشان اور متفکر ہے۔ غیر مسلم اپنی مادی ترقی اور قوت کے بل بوتے پر اُمت مسلمہ کو دہشت گرد قرار دے کر ظلم وزیادتی کا نشانہ بنا رہے ہیں۔ مسلمان ممالک انتہائی بے بسی کے عالم میں مظلومیت کا شکار ہیں۔ مغربی استعماریت یہاں تک بے باک ہو چکی ہے کہ ایک ایک کر کے مسلم ممالک پر بارود برسا رہی ہے اور پُرامن شہریوں کو موت کی وادی میں دھکیل رہی ہے۔

اس کتابچے میں فاضل مصنف نے حالات کا تجزیہ کرتے ہوئے زوالِ اُمت کے اسباب تحریر کئے ہیں اور پھر سیرتِ طیبہ کی روشنی میں ان کا حل بھی بتایا ہے۔ اُن کا تجزیہ حقیقت پسندانہ ہے جس کا مختصر خلاصہ اس طرح ہے کہ بحیثیت مجموعی اُمت مسلمہ نے اسلامی تہذیب و روایات سے منہ موڑ لیا ہے اور مادر پدر آزاد حیاباختہ تمدن کی طرف رخ کر لیا ہے۔ مسلمان ممالک میں قرآن وسنت کا قانون نافذ نہیں۔ مسلمان اولادِ آدم کے مقصدِ تخلیق کو فراموش کر بیٹھے ہیں اور استخلاف فی الارض کے وعدے کی شرائط پر پورے نہیں اتر رہے۔ اُن کے عقائد